

دعوتِ اسلامی کو روکنے کے لیے قریش کی تدبیریں

(۴)

سورۃ الم نشرح کا نزول | اسی کے قریب زمانے میں جبکہ دعوتِ اسلامی کے آغاز کی مشکلات حضور کے لیے سخت پریشان کن ثابت ہو رہی تھیں، آپ کی تسلی کے لیے سورۃ الم نشرح نازل ہوئی جس کے بعض متعلقہ اجزاء یہاں مع تشریح نقل کیے جاتے ہیں:

الْحٰشِرُ لَكَ صَدْرًا لَّكَ (آیت ۱) ”اے نبی! کیا ہم نے تمہارا سینہ تمہارے لیے کھول دیا؟“

اس سوال سے کلام کا آغاز، اور پھر بعد کا مضمون خود صاف ظاہر کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس زمانے میں اُن شدید مشکلات پر سخت پریشان تھے جو علی الاعلان دعوتِ اسلامی کا کام شروع کرنے کے بعد ابتدائی دور میں پیش آرہی تھیں۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ اے نبی! کیا ہم نے یہ اور یہ عنایات تم پر نہیں کی ہیں؟ پھر ان ابتدائی مشکلات پر تم پریشان کیوں ہوتے ہو؟

سینہ کھولنے کا لفظ قرآن مجید میں جن مواقع پر آیا ہے ان پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دو معنی ہیں:-

۱۔ سورۃ النعام آیت ۱۲۵ میں فرمایا فَمَنْ يَّبْرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَ يَهْدِيَهُ يُشْرِحْ صَدْرًا لِلْاِسْلَامِ

”پس جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت بخشنے کا ارادہ فرماتا ہے اُس کا سینہ سلام کے لیے کھول دیتا ہے“ اور سورۃ زمر

آیت ۱۲ میں فرمایا اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرًا لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّنْ رَّبِّهِ تَوَكَّلْ

”شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہو پھر وہ اپنے رب کی طرف سے ایک روشنی پر چل رہا ہو.....“

ان دونوں مقامات پر شرح صدر سے مراد ہر قسم کے ذہنی عُجْبان اور تردد سے پاک ہو کر اس بات پر پوری طرح

مطمئن ہو جانا ہے کہ اسلام کا راستہ ہی برحق ہے اور وہی عقائد، وہی اصول اخلاق و تہذیب و تمدن اور وہی

احکام و ہدایات بالکل صحیح ہیں جو اسلام نے انسان کو دیے ہیں۔

۲۔ سورۃ شعراء آیت ۱۲-۱۳ میں ذکر آیا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کو جب اللہ تعالیٰ نبوت کے منصبِ عظیم پر مامور

کر کے فرعون اور اس کی عظیم سلطنت سے جا ٹکرانے کا حکم دے رہا تھا تو انہوں نے عرض کیا سَتِ اِنِّیْ اَخَاتٌ اَنْ یُّکَذِّبُوْنَ وَیَصْنِیْقُ صَدْرِیْ حِیْ۔ "میرے رب میں ڈرتا ہوں کہ وہ لوگ مجھے جھٹلا دیں گے اور میرا سینہ تنگ ہو رہا ہے" اور سورہ طہ آیات ۲۵-۲۶ میں بیان کیا گیا ہے کہ اسی موقع پر حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ سَتِ اَشْرَحُ لِّیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرُ لِّیْ اَمْرِیْ۔ "میرے رب میرا سینہ میرے لیے کھول دے اور میرا کام میرے لیے آسان کر دے" یہاں سینے کی تنگی سے مراد یہ ہے کہ نبوت جیسے کارِ عظیم کا بار سنبھالنے اور تنہا کُفر کی ایک جابر و قابہ طاقت سے ٹکر لینے کی آدمی کو ہمت نہ پڑ رہی ہو۔ اور شرح صدر سے مراد یہ ہے کہ آدمی کا حوصلہ بلند ہو جائے، کسی بڑی سے بڑی مہم پر جانے اور کسی سخت سے سخت کام کو انجام دینے میں بھی اسے تامل نہ ہو، اور نبوت کی عظیم ذمہ داریاں سنبھالنے کی اس میں ہمت پیدا ہو جائے۔

غور کیا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ اس آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ کھول دینے سے یہ دونوں ہی معنی مراد ہیں۔ پہلے معنی کے لحاظ سے اس کا مطلب یہ ہے کہ نبوت سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکینِ عرب، نصاریٰ، یہود، مجوس، سب کے مذہب کو غلط سمجھتے تھے، اور اس حقیقت پر بھی مطمئن نہ تھے جو عرب کے بعض قائلینِ توحید میں پائی جاتی تھی، کیونکہ یہ ایک مبہم عقیدہ تھا جس میں راہِ راست کی کوئی تفصیل ملتی تھی۔ (اس کی تشریح ہم تفہیم القرآن، جلد چہارم، السجدہ، حاشیہ میں کر چکے ہیں)۔ لیکن آپ کو چونکہ خود یہ معلوم نہ تھا کہ راہِ راست کیا ہے، اس لیے آپ سخت ذہنی خلبان میں مبتلا تھے۔ نبوت عطا کر کے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس خلبان کو دور کر دیا اور وہ راہِ راست کھول کر آپ کے سامنے رکھ دی جس سے آپ کو اطمینانِ قلب حاصل ہو گیا۔ دوسرے معنی کے لحاظ سے اس کا مطلب یہ ہے کہ نبوت عطا کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ حوصلہ، وہ ہمت، وہ اولوالعزمی اور وہ وسعتِ قلب عطا فرمادی جو اس منصبِ عظیم کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے لیے درکار تھی۔ آپ اس وسیع علم کے حامل ہو گئے جو آپ کے سوا کسی انسان کے ذہن میں سما نہ سکتا تھا۔ آپ کو وہ حکمت نصیب ہو گئی جو بڑے سے بڑے بگاڑ کو دور کرنے اور سنوار دینے کی ہلیت رکھتی تھی۔ آپ اس قابل ہو گئے کہ جاہلیت میں متعرق اور جہالت کے اعتبار سے انتہائی اکھڑ معاشرے میں کسی سر و سامان اور ظاہر کسی پشت پناہ طاقت کی مدد کے بغیر اسلام کے علمبردار بن کر کھڑے ہو جائیں، مخالفت اور دشمنی کے کسی بڑے سے بڑے طوفان کا مقابلہ کرنے سے نہ ہچکچائیں، اس راہ میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں بھی پیش آئیں ان کو صبر کے ساتھ برداشت کر لیں، اور کوئی طاقت آپ کو اپنے موقف سے نہ ہٹا سکے۔ پس

اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ اے نبیؐ، یہ شرح صدر کی بے بہا دولت جب اللہ نے آپؐ کو عطا کر دی ہے تو آپؐ اُن مشکلات پر دل گرفتہ کیوں ہوتے ہیں جو آغازِ کار کے اس مرحلے میں پیش آرہی ہیں؟
 دَسَ فَحَنَّا لَكَ ذِكْرًا (آیت ۴) اور تمہاری خاطر تمہارے ذکر کا آواز بلند کر دیا

یہ بات اس وقت فرمائی گئی تھی جب کہ قریش کے سارے دشمنانِ اسلام حضورؐ کو بدنام کرنے میں لگے ہوئے تھے اور خاص طور پر حج کے زمانہ میں ولید بن مغیرہ کی تجویز کردہ اسکیم کے مطابق (جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں) حاجیوں کے ایک ایک ڈیرے پر جا کر آپؐ کے خلاف ایسی باتیں پھیلانی جا رہی تھیں جن سے لوگ آپؐ سے بدگمان ہو کر آپؐ سے دور بھاگنے لگیں؟ پھر اس حالت میں یہ آپؐ کے رفعِ ذکر کی خوشخبری کیسی تھی؟

سب سے پہلے تو آپؐ کے رفعِ ذکر کا کام اللہ تعالیٰ نے خود آپؐ کے دشمنوں ہی سے لپارہ کفار مکہ نے آپؐ کو زک دینے کے لیے جو طریقے اختیار کیے تھے ان کی وجہ سے آپؐ کا اسم گرامی عرب کے گوشے گوشے میں پہنچ گیا اور مکہ کے گوشہ گنما می سے نکال کر خود دشمنوں ہی نے آپؐ کو تمام ملک کے قبائل سے متعارف کرا دیا۔ اس کے بعد یہ بالکل فطری امر تھا کہ لوگ یہ معلوم کریں کہ وہ شخص ہے کون؟ کیا کہتا ہے؟ کیسا آدمی ہے؟ اس کے "جادو" سے متاثر ہونے والے لوگ کیسے ہیں اور ان پر اس کے "جادو" کا آخر کیا اثر پڑا ہے؟ کفارِ مکہ کا پروپیگنڈا جتنا جتنا بڑھتا چلا گیا لوگوں میں یہ جستجو بھی بڑھتی چلی گئی۔ پھر جب اس جستجو کے نتیجے میں لوگوں کو آپؐ کے اخلاق اور آپؐ کی سیرت و کردار کا حال معلوم ہوا، جب لوگوں نے قرآن سنا اور انہیں پتہ چلا کہ وہ تعلیمات کیا ہیں جو آپؐ پیش فرما رہے ہیں، اور جب دیکھنے والوں نے یہ دیکھا کہ جس چیز کو جادو کہا جا رہا ہے اس سے متاثر ہونے والوں کی زندگیاں عرب کے عام لوگوں کی زندگیوں سے کس قدر بلند اور پاکیزہ ہو گئی ہیں، تو وہی بدنامی نیک نامی سے بدلتی

نہ بعض مفسرین نے شرح صدر کو شق صدر کے معنی میں لیا ہے اور اس آیت کو اس معجزہ شق صدر کا ثبوت قرار دیا ہے جو احادیث کی روایات میں بیان ہوا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس معجزہ سے کے ثبوت کا مدار احادیث کی روایات ہی پر ہے، قرآن سے اس کو ثابت کرنے کی کوشش صحیح نہیں ہے۔ عربی زبان کے لحاظ سے شرح صدر کو کسی طرح بھی شق صدر کے معنی میں نہیں لیا جاسکتا۔ علامہ آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ حمل الشرح فی الایۃ علی شق الصدر ضعیف عند المحققین "محققین کے نزدیک اس آیت میں شرح کو شق صدر پر محمول کرنا ابک کمزور بات ہے۔"

۱۵ اس سے پہلے آیات ۲-۳ کی تشریح گزر چکی ہے۔

© rasailojaraid.com